تدوینِ حدیث

محمد نعیم☆

عہدِ نبوی میں کتابتِ حدیث

[مختصر تحقیقی جائزہ]

حدیثِ نبوی کے بارے میں عموماً یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ احادیث تو نبی اکرم ﷺ کے ڈیڑھ صدی بعد لکھی گئی ہیں، اس لئے ان میں غلطی کے امکانات بہت زیادہ ہیں لہٰذا احادیث سے استدلال کرنے اور اس کو ماخذِ دین سمجھنے سے گریز کرنا چاہئے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس طرح کے شبہات پیدا کرکے حدیثِ نبوی کو مشکوک بنانے کی جسارت کرنے والے لوگ احکامِ دین سے ہی جان چھڑا کر دین میں من مانی تاویلات کا دروازہ کھولنا چاہتے ہیں۔ آج تک مسلمانوں کا یہ متفقہ موقف چلا آتا ہے کہ حدیثِ نبوی، قرآن کے ساتھ دین کا اہم ترین ماخذ ہے۔ ہمارے اس خطے کی بدقسمتی ہے کہ یہ چند دہائیوں سے تواتر سے حدیث پر اعتراضات کرنے والوں کی زد میں ہے اور جدید تعلیمافتہ ذہنوں میں حدیث کے بارے میں بہت سے شکوک وشبہات کو جنم دے کر دین سے انحراف کی راہ ہموار کی جارہی ہے۔

زیر نظر مضمون میں محترم مقالہ نگار نے بڑے مختصر انداز میں دورِ نبوی میں کتابتِ حدیث کے موضوع پر دادِ تحقیق دی ہے جس سے کم ازکم اس اعتراض کی حقیقت کھلتی ہے کہ ''احادیث عہدِ نبوی سے ڈیڑھ صدی بعد کی پیداوار ہیں''۔ اپنے اختصار کی وجہ سے یہ مضمون مکتوب احادیث کی ایک فہرست ہی ہے۔ اس موضوع پر مزید مباحث اور اٹھائے گئے اعتراضات کے تفصیلی وتحقیقی تجزیہ کے لئے محدث کے گذشتہ شمارہ جات میں بکثرت مضامین موجود ہیں۔ مثال کے طور پر شمارہ ۵/۳۲ میں 'صحیح بخاری کے تحریری مآخذ' از ڈاکٹر خالد ظفر اللہ اور شمارہ ۴/۱۴، ۵ میں 'احادیث کی کتابت اور عدمِ کتابت کے نبویؐ فرامین میں تطبیق' پر ڈاکٹر عبد الرء وف ظفر کا ۲/اقساط میں گرانقدر مقالہ وغیرہ قابل مطالعہ ہیں۔ مزید تفصیل کے خواہشمند قارئین محدث کے محولہ بالا شمارہ جات اور دیگر مضامین کی طرف رجوع کریں۔ (حسن مدنی)

اسلام علاج ہے انسانی زندگی کی تمام احتیاجات کا۔ اسلام کے معنی ہیں پورے طور پر اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کردینا۔ اسلام نام ہے اللہ تعالیٰ کے ارشادات اور خاتم النّبیین ﷺ کے اسوۂ حسنہ کا یا یوں کہیے کہ اسلام قرآن وسنت کے مجموعے کو کہتے ہیں ۔ آنحضرت ﷺ نے دینِ حق کے لیے مخلص مؤمنوں کی ایک جماعت تیار کی تھی جس نے اسلام کو سمجھا، اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالا اور اسے آئندہ نسلوں تک پہنچانے کا اہتمام کیا ۔ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرامؓ نے نہ صرف قرآنِ مجید ہی کی دل وجان سے حفاظت کی بلکہ سنتِ رسول کی بھی حفاظت کا حق ادا کردیا۔ اسی لیے حفاظتِ حدیث کا اہتمام عہدِ نبویؐ ہی میں شروع ہو چکا تھا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ اور آپ کی ذات سے

☆ لیکچرر گورنمنٹ ڈگری کالج، دیپال پور (اوکاڑہ)

www.KitaboSunnat.com

صادر شدہ احکام وافعال کو محفوظ کرنا دینی فریضہ بن گیا تھا۔ صحابہ کرامؓ کی جماعت آپ کے ان ارشادات کی امین تھی۔ حفاظتِ حدیث کے لیے صرف حفظ کا طریقہ ہی اختیار نہ کیا گیا بلکہ احادیث کے لکھنے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے عہد کا مکتوب ذخیرہ محفوظ ہے اور عقل عام رکھنے والا آدمی اندازہ کر سکتا ہے کہ عہدِ نبوی میں کتابت حدیث کا باقاعدہ اہتمام تھا۔(۱)

احادیث کے حفظ وروایت کی تاکید

احادیث کے حفظ وروایت کی تاکید مندرجہ ذیل احادیث سے ثابت ہوتی ہے:

① نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "حدّثوا عني" "مجھ سے حدیث بیان کرو"(۲)

② حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

"بلّغوا عني ولو آية" میری طرف سے (لوگوں کو میرا پیام) پہنچاؤ خواہ ایک ہی آیت ہو(۳)

③ حضرت ابوبکر صدیقؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

"ليبلّغ الشاهد الغائب فإن الشاهد عسى أن يبلغ من هو أوعى له منه"

"اور ضروری ہے کہ حاضر شخص غائب کو یہ حکم پہنچا دے کیونکہ ممکن ہے کہ جس شخص کو یہ حکم پہنچایا جائے، وہ حاضرین سے زیادہ اس کو محفوظ کرنے والا ہو۔"(۴)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا:

"نضّر الله امرأ سمع منا شيئا فبلغه كما سمعه فربّ مبلَّغ أوعى من سامع"

"اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی چیز سنی اور پھر بالکل اسی طرح دوسروں تک پہنچا دی جس طرح سنی تھی، اس لیے کہ بہت سے ایسے لوگ جنہیں حدیث پہنچے گی وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوں گے۔"(۵)

گیارہ ہزار صحابہ کرامؓ ایسے ہیں جن کے نام ونشان آج تحریری صورت میں موجود ہیں۔ جن میں سے ہر ایک نے کم وبیش آنحضرت ﷺ کے اقوال وافعال وواقعات میں سے کچھ نہ کچھ حصہ دوسروں تک پہنچایا ہے یعنی جنہوں نے روایتِ حدیث کی خدمت انجام دی ہے۔(۶)

صحابہ کرامؓ کا اہتمامِ سماعت؛ حفظ وکتابتِ حدیث

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ

"میں اور میرا ایک انصاری ہمسایہ قبیلہ بنو اُمیہ بن زید میں رہتے تھے اور یہ قبیلہ مدینہ کے باہر پورب (مشرق) کی طرف رہتا تھا۔ ہم دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں باری باری حاضر ہوتے، ایک روز وہ جاتا تھا اور ایک روز میں۔ میں جب جاتا تھا تو اس دن کی وحی وغیرہ سے

www.KitaboSunnat.com

متعلق خبریں اس انصاری کو بتا دیتا اور جس دن وہ جاتا، وہ بھی یوں ہی کرتا تھا۔"(۷)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب ہم نبی کریم ﷺ سے احادیث سن کر آتے تو مل کر دہرایا کرتے حتیٰ کہ وہ اَزبر ہو جاتیں۔(۸)

حضرت ابوسعیدؓ خدری فرماتے ہیں کہ ہم حضورؐ کے گرد بیٹھے ہوئے حدیث سنتے اور لکھتے تھے۔(۹)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور کے صحابہؓ میں کوئی شخص ایسا نہ تھا جس کو مجھ سے زائد حدیثیں یاد ہوں، ہاں عبداللہ بن عمروؓ کو (حدیثیں مجھ سے زائد یاد تھیں) کیونکہ وہ لکھ لیتے تھے اور میں لکھتا نہ تھا۔(۱۰)

حضرت سُلَمِي فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عباسؓ کو دیکھا کہ لکھنے کی تختیاں ان کے پاس تھیں، ان پر وہ ابورافع سے رسول اللہ ﷺ کے کچھ افعال لکھ کر نقل کر رہے ہیں۔(۱۱)

کتابتِ حدیث کے لیے احکامِ نبوی ﷺ

① حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ کی احادیث روایت کروں۔ میرا اِرادہ ہے کہ میں دل کے ساتھ ہاتھ سے لکھنے کی مدد بھی لوں، اگر آپ پسند فرمائیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إن كان حديثي ثم استعن بيدك مع قلبك "(۱۲)

''اگر میری حدیث ہو تو اپنے دل کے ساتھ اپنے ہاتھ سے بھی مدد لو۔''

② حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری آنحضرت ﷺ کی مسجد میں بیٹھا کرتے اور احادیث سنتے تھے۔ وہ انہیں بہت پسند آتیں لیکن یاد نہیں رہتی تھیں، چنانچہ انہوں نے آپ سے شکایت کی کہ یارسول اللہ! میں آپ سے حدیثیں سنتا ہوں لیکن مجھے یاد نہیں رہتیں، آپ نے فرمایا:

"استعن بيمينك وأومأ بيده الخط"(۱۳)

''اپنے دائیں ہاتھ سے مدد حاصل کرو اور آپ نے اپنے ہاتھ سے لکھنے کا اشارہ کیا۔''

③ حضرت رافعؓ بن خدیج فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم آپ سے بہت سی باتیں سنتے ہیں کیا ہم انہیں لکھ لیا کریں...... آپ نے فرمایا:

"اكتبوا ولا حرج" ''لکھ لیا کرو کوئی حرج نہیں''(۱۴)

④ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ خطبہ دیا۔ یہ سن کر ایک یمنی شخص (ابوشاہ) نے حاضر ہو کر عرض کیا، یارسول اللہ! یہ (سب احکام) مجھے لکھ دیجئے۔ آپ نے فرمایا:

"اكتبوا لأبی فلان" ''ابوفلاں کو لکھ دو''(۱۵) اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ

"اكتبوا لأبی شاه" ''ابوشاہ کو لکھ دو''(۱۶)

www.KitaboSunnat.com

⑤ حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی زبان سے جو لفظ سنتا تھا اسے یاد کرنے کے لیے لکھ لیا کرتا تھا۔ پھر قریش نے مجھے لکھنے سے منع کیا اور کہا تم ہر بات لکھ لیتے ہو حالانکہ رسول اللہ بشر ہیں ۔ غصے اور خوشی دونوں حالتوں میں باتیں کرتے ہیں یہ سن کر میں نے لکھنا چھوڑ دیا پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے انگلی سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا:

"اُكتب فوالذي نفسي بيده ما يخرج منه إلا حق"(۱۷)

''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، ان دونوں ہونٹوں کے درمیان (زبان) سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا، اس لیے تم لکھا کرو۔''

⑥ حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن العاص کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" قيّدوا العلم قلت وما تقييده ؟ قال كتابته" (۱۸)

''علم کو قید کرو...... میں نے پوچھا: علم کی قید کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اسے لکھنا......''

⑦ حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"قيِّدوا العِلمَ بالكتاب" ''علم کو لکھ کر محفوظ کرلو''(۱۹)

علم سے مراد علم حدیث ہے اسلئے کہ اَسلاف کے ہاں یہ لفظ رائے کے مقابلے میں استعمال ہوتا ہے۔

⑧ نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابورافعؓ نے بھی احادیث لکھنے کی اجازت مانگی تو آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔(۲۰)

عہدِ نبویؐ میں لکھی گئی احادیث اور ان کے مجموعے

(۱) حضرت رافعؓ بن خدیج سے روایت ہے کہ مدینہ ایک حرم ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے حرم قرار دیا ہے اور یہ ہمارے پاس ایک خولانی چمڑے پر لکھا ہوا ہے۔(۲۱)

(۲) رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے قبضے میں سے ایک کاغذ ملا جس میں لکھا تھا کہ ''اندھے کو رستے سے بھٹکانے والا ملعون ہے، زمین کا چور ملعون ہے، احسان فراموش ملعون ہے''(۲۲)

(۳) كتاب الصدقة: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتاب زکوۃ لکھوائی لیکن ابھی اپنے عمال کو بھیج نہ پائے تھے کہ آپ کی وفات ہوگئی ۔ آپ نے اسے اپنی تلوار کے پاس رکھ دیا تھا۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر نے اپنی وفات تک اس پر عمل کیا پھر حضرت عمرؓ نے اپنی وفات تک ۔(۲۳)

(۴) صحیفہ صادقہ: حضرت عبداللہ بن عمرو نے نبی کریم ﷺ کی احادیث سے ایک صحیفہ مرتب کیا جسے 'صحیفہ صادقہ' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ۔حضرت عبداللہ بن عمرو کا بیان ہے کہ ''صادِقہ ایک صحیفہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن کر لکھا ہے۔'(۲۴)

(۵) صحیفہ علی: حضرت علی نے فرمایا کہ ہمارے پاس کچھ نہیں، سوائے کتاب اللہ کے اور اس صحیفہ کے جو نبی ﷺ سے منقول ہے(۲۵)...... صحیح بخاری کی دوسری روایت کے مطابق اس صحیفہ میں دیت اور قیدیوں کے چھڑانے کے احکام ہیں اور یہ حکم کہ کافر، حربی کے (قتل کے) عوض مسلمان کو نہ مارا جائے۔(۲۶)

(۶) حضرت انسؓ کی تالیفات: حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دس برس رہے۔ آپ نے عہدِ رسالت ہی میں احادیث کے کئی مجموعے لکھ کر تیار کر لیے تھے۔ ان کے شاگرد سعید بن ہلال فرماتے ہیں کہ ہم جب حضرت انس سے زیادہ اصرار کرتے تو وہ ہمیں اپنے پاس سے بیاض نکال کر دکھاتے اور کہتے کہ ''یہ وہ احادیث ہیں جو میں نے نبی ﷺ سے سنتے ہی لکھ لی تھیں اور پڑھ کر بھی سنا دی تھیں''(۲۷)

(۷) صحیفہ عمرو بن حزمؓ: ۱۰ھ میں جب یمن کا علاقہ نجران فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم کو یمن کا عامل بنا کر بھیجا تو انہیں ایک عہد نامہ تحریر فرما دیا جس میں آپ نے شرائع وفرائض وحدودِ اسلام کی تعلیم دی تھی۔(۲۸)

(۸) قبیلہ جُہینہ کے نام تحریر: عبد اللہ بن عکیم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک تحریر (ہمارے قبیلہ جہینہ) کو پہنچی۔(۲۹)

(۹) اہل جرش کے نام خط: نبی کریم ﷺ نے ایک نامہ مبارک اہل جرش کو بھیجا تھا جس میں کھجور اور کشمش کی مخلوط نبیذ کے متعلق حکم بیان فرمایا گیا تھا۔(۳۰)

(۱۰) حضرت معاذؓ نے یمن سے آنحضرت ﷺ سے لکھ کر دریافت کیا کہ کیا سبزیوں میں زکوٰۃ ہے؟ آپ نے تحریری جواب دیا کہ سبزیوں پر زکوٰۃ نہیں۔(۳۱)

(۱۱) عہدِ نبویؐ کے خطوط: عالم اسلام کے نامور مؤرخ ڈاکٹر حمید اللہؒ کا بیان ہے کہ عہدِ نبوی کے کوئی پونے تین سو مکتوب یکجا کیے جا چکے ہیں۔(۳۲)

(۱۲) تبلیغی خطوط: صلح حدیبیہ کے بعد آپ نے دنیا کے چھ مشہور حکمرانوں کے نام تبلیغی خطوط روانہ فرمائے اور ان پر اپنی مہر بطورِ دستخط ثبت فرمائی۔(۳۳)...... قیصر وکسریٰ وغیرہ کے نام خطوط کا ذکر صحیح بخاری میں بھی موجود ہے اور خط پر مہر لگانے کیلئے چاندی کی انگوٹھی تیار کرنے کا ذکر بھی موجود ہے۔(۳۴)

(۱۳) نومسلم وفود کے لیے صحائف: جب حضرت وائل بن حجر نے (مدینہ سے) اپنے وطن لوٹنے کے ارادے پر رسول اللہ ﷺ کے حضور عرض کیا ''یا رسول اللہ! میری قوم پر میری سیادت کا فرمان لکھوا دیجئے'' رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاویہؓ سے تین ایسے فرمان لکھوا کر وائل کے سپرد فرمائے(۳۵)......

www.KitaboSunnat.com

آپ نے مندرجہ ذیل وفود کو بھی اسلامی احکام پر مشتمل صحیفے الگ الگ لکھوا کر عنایت فرمائے : وفد قبیلہ خثعم، وفد الریاویّین ، وفد ثمالته والجدان۔[(۳۶)]

(۱۴) ایک مرتبہ کسی لشکر کے سردار کو حضور نے ایک خط دیا اور فرمایا کہ جب تک تو فلاں فلاں مقام پر نہ پہنچ جائے اس کو نہ پڑھنا، وہ سردار جب مقامِ مقررہ پر پہنچا تو لوگوں کے سامنے حضور کا خط پڑھا اور سب کو اس کی اطلاع کر دی۔[(۳۷)]

(۱۵) تحریری معاہدے : ہجرت کے فوراً بعد مختلف قبائل عرب اور دوسری اَقوام سے آپ کے معاہدات کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔ ڈاکٹر حمید اللہ صاحب نے "الوثائق السیاسیة" میں ایسے تحریری معاہدات کی بہت بڑی تعداد جمع کر دی ہے ۔''دستورِ مملکت'' جو ہجرت کے صرف پانچ ماہ بعد آپ نے نافذ فرمایا تھا، وہ بھی معاہدات ہی کے سلسلے کی اہم کڑی ہے۔[(۳۸)] اسی طرح چھ ہجری میں صلح حدیبیہ کا معاہدہ تحریر کیا گیا ۔[(۳۹)] اس معاہدے کو حضرت علیؓ نے تحریر فرمایا تھا۔ اس کی ایک نقل قریش نے لے لی اور ایک آنحضرت ﷺ نے اپنے پاس رکھی ۔[(۴۰)]

(۱۶) جاگیروں کے ملکیت نامے : رسول اللہ ﷺ نے بہت سے لوگوں کو جاگیریں عطا فرمائیں اور ان کے ملکیت نامے بھی تحریر کروا کے دیئے ۔ مثلاً حضرت زبیر بن العوامؓ کو ایک بڑی جاگیر عطا فرماتے وقت یہ دستاویز لکھوا کر دی:

''یہ دستاویز محمد رسول اللہ ﷺ نے زبیر کو دی ہے ان کو سوارق پورا کا پورا بالائی حصے تک موضع مُورع سے موضع موقت تک دیا ہے، اس کے مقابلے میں کوئی اپنا حق اس میں نہ جتائے ۔''[(۴۱)]

(۱۷) اَمان نامے : آپ نے بہت سے افراد اور خاندانوں کو امان نامے لکھوا کر عطا فرمائے ۔ ان کا ذکر طبقاتِ ابن سعد میں بھی ملتا ہے اور البدایہ والنہایہ میں ہے کہ آپ نے حضرت ابوبکر صدیق کے آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ سے ایک چمڑے کے ٹکڑے پر اَمان نامہ سراقہ بن مالک کو لکھوا دیا۔

(۱۸) بیع نامے : رسول اللہ ﷺ قیمتی اشیاء کی خرید وفروخت کے وقت ان کی دستاویز بھی لکھوایا کرتے تھے ۔ عبدالمجید بن وہب روایت کرتے ہیں کہ

''عداء بن خالد بن ہوذہ نے ان سے کہا: کیا میں تمہیں ایسی تحریر نہ پڑھاؤں جو رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے تحریر کرائی تھی ۔ انہوں نے کہا: کیوں نہیں ! اس پر انہوں نے ایک تحریر نکالی ،اس میں لکھا تھا: یہ اقرار نامہ ہے کہ عداء بن خالد بن ہوذہ نے محمد رسول اللہ ﷺ سے خریداری کی ......'' (۴۲)

---

(۱) حفاظتِ حدیث، ڈاکٹر خالد علوی ، ص ۵۶ تا ۶۵

(۲) مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الزہد ج ۶ ص ۵۰۱

(۳) کتاب العلم، بخاری، کتاب الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل ج ۲ ص ۶۹۲

www.KitaboSunnat.com

(۴) الجامع الصحیح ،از بخاری ، کتاب العلم ج اص ۱۳۵
(۵) جامع ترمذی از محمد بن عیسیٰ ترمذی ج ۲ص ۱۲۵
(۶) خطبات مدراس از سید سلیمان ندوی ص ۴۴
(۷) الجامع الصحیح ،از بخاری کتاب المظالم ج ۲ص ۱۴۵
(۸) الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع از خطیب بغدادی ج اص ۲۳۶
(۹) مجمع الزوائد از نورالدین ، الہیثمی ج اص ۱۶۱
(۱۰) الجامع الصحیح از بخاری کتاب العلم ج اص ۱۵۸
(۱۱) الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۲ص ۳۷۱
(۱۲) سنن الدارمی از عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی ج اص ۱۲۶
(۱۳) جامع ترمذی ج ۲ص ۱۲۸
(۱۴) تدریب الراوی از حافظ جلال الدین سیوطیؒ ص ۲۸۶
(۱۵) الجامع الصحیح از بخاریؒ کتاب العلم، ج اص ۱۵۷
(۱۶) جامع ترمذی ج ۲ص ۱۲۸
(۱۷) سنن ابی داوٗد ج ۳ص ۱۱۷
(۱۸) المستدرک از حاکم ج اص ۱۰۶
(۱۹) جامع بیان العلم از ابن عبدالبر اندلسی ج اص ۷۲
(۲۰) مقدمہ صحیفہ ہمام بن منبہ از ڈاکٹر محمد حمید اللہ ص ۳۳
(۲۱) الجامع الصحیح از مسلم ج ۳ص ۳۸۴
(۲۲) جامع بیان العلم از ابن عبدالبر اندلسی ج اص ۷۲
(۲۳) جامع ترمذی ج اص ۲۶۴
(۲۴) طبقات ابن سعد از ابن سعد ج ۲ص ۴۰۸
(۲۵) الجامع الصحیح از بخاری ج ۲ص ۴۴۶
(۲۶) الجامع الصحیح از بخاری ج اص ۱۵۷
(۲۷) المستدرک از حاکم ، ذکر انس بن مالک ، دائرۃ المعارف ، حیدرآباد ، دکن
(۲۸) طبقات ابن سعد از ابن سعد ج ۲ص ۳۹
(۲۹) مشکوٰۃ المصابیح از خطیب بغدادی ج اص ۱۶۵ نسائی ج ۳ص ۱۶۴
(۳۰) الجامع الصحیح لمسلم : ۲۴۰/۵
(۳۱) خطباتِ مدراس از سید سلیمان ندوی ص ۵۱
(۳۲) رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی از ڈاکٹر محمد حمید اللہ ص ۳۱۱
(۳۳) طبقات ابن سعد از ابن سعد ج ۲ص ۲۹
(۳۴) الجامع الصحیح للبخاری ج اص ۱۳۴
(۳۵) الوثائق السیاسیۃ از ڈاکٹر محمد حمید اللہ ص ۱۴۲ تا ۱۴۴
(۳۶) طبقات ابن سعد از ابن سعد ج ۲ص ۱۲۱ تا ۱۳۰
(۳۷) الجامع الصحیح للبخاری ج اص ۱۳۳
(۳۸) سیاسی وثیقہ جات از ڈاکٹر محمد حمید اللہ : ص ۱۹
(۳۹) الجامع الصحیح از مسلم کتاب الجہاد والسیر
(۴۰) خطباتِ مدراس از سید سلیمان ندوی ۱۹۲/۲۲۹
(۴۱) سیاسی وثیقہ جات از ڈاکٹر حمید اللہ ......نمبر ۱۹۲/۲۲۹
(۴۲) جامع ترمذی ج اص ۴۴۸

www.KitaboSunnat.com